___/___/202

سوال نمبر 1

دین اور مذہب میں فرق واضح کریں۔ انسانی زندگی میں دین کی اہمیت کو دلائل سے واضح کریں۔

1- تعارف:

دنیا کا کوئی ملک ہو اور کوئی قوم، اس کی تاریخ میں جو چیز سب میں مشترک ہوگی، وہ مذہب ہے۔ اس دنیا کی ہر زبان میں مذہب کا لفظ موجود ملے گا، چاہے اس کو جس اعتبار سے بھی پیش کیا گیا ہو۔ محکمہ آثارِ قدیمہ نے زمانے قدیم کی کئی بستیوں کا مطالعہ کیا۔ انہیں ہر قسم کی تہذیب میں مذہب، عبادات کے نمونے کسی نہ کسی شکل میں ضرور ملے ہیں۔

2- دین کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم:

دین کے لغوی معنی بدلہ، جزا اور سزا کے ہیں۔ مگر اصطلاحی مفہوم کے مطابق دین مکمل نظام زندگی اور ضابطہ حیات کا نام ہے

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے
ان الدین عند اللہ الاسلام
ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک دین
اسلام ہی ہے۔
اس آیت سے یہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ اللہ کے نزدیک
دین صرف اسلام ہی ہے۔

3- مذہب کے اصطلاحی مفہوم:

مذہب عالم کثرت
میں موجود ہونے کے باوجود اس
کا کوئی مکمل مفہوم واضح نہیں۔ ای۔ جی۔
ٹیلر کے مطابق، "مذہب روحانی موجودات
پر اعتقاد کا نام ہے۔" جس سے یہ
بات ثابت ہوتی ہے کہ مذہب
مکمل نظام زندگی کا تصور پیش
نہیں کرتا۔

4- مذہب اور دین میں فرق:

مذہب اور دین میں
فرق واضح ہے۔ مندرجہ ذیل میں
اس کے فرق پر روشنی ڈالی گئی ہے

Relate your headings with the qs statement. Discuss the differences between the two in detail under similar heads

i. دین کی خصوصیات:

1- دین ~~الہامی~~ خالص عقیدہ توحید کو بیان کرتا ہے
2- دین آدمؑ سے لیکر حضرت محمدؐ تک ہر نبی پر ایمان کا نام ہے
3- دین میں حلال اور حرام کا واضح فرق موجود ہے۔
4- دین میں عقیدہ آخرت کا تصور موجود ہے
5- دین آدمؑ سے لیکر محمدؐ تک ایک ہی ہے

Add references/examples against your arguments

Use subheadings ; not points

ii. مذہب کی خصوصیات/کمی:

1- مذہب میں عقیدہ توحید کا تصور موجود نہیں۔
2- مذہب کسی ایک نبی پر ایمان کا نام ہے
3- مذہب میں حلال اور حرام کا فرق واضح نہیں
4- مذہب میں عقیدہ آخرت کا بوسیدہ تصور موجود ہوتا ہے۔
5- مذہب کسی ایک نبی پر یا عقیدہ پر ایمان لانے کا نام ہے۔

Add more detail in this part

CamScanner

Not relevant

/ /202

9- مذہب کی ابتدا کے متعلق تصورات

i. اتفاقی نظریہ

مذہب کے اتفاقی تصور کے مطابق انسان لاعلمی اور گمراہی میں اس دنیا میں آیا پھر رفتہ رفتہ لوگوں نے مل کر ایک عقیدہ توحید پر اتفاق کرلیا۔ یوں مذہب کی ابتدا ہوئی۔

ii. مذہب کے حوالے سے دینی نقطہ نظر:

مذہب کے حوالے سے دینی نقطہ نظر میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انسان کو جب اس دنیا میں بھیجا گیا تو اس کی جسمانی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ اس کی روحانی ضرورتوں کا انتظام کیا گیا۔ اس دنیا میں پہلے انسان بھیجے گئے وہ آدمؑ تھے۔ یوں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ توحید قدیم ہے اور شرک جدید۔

Day:

6- اسلام کا دیگر مذاہب کے ساتھ تقابلی مطالعہ:

i- کتابوں کی حفاظت اور مذاہب:

دیگر مذاہب میں کتابوں کی تاریخ کا درست تصور موجود نہیں جیسا کہ ہندو مذہب کی کتاب ویدوں کا زمانہ آج تک متعین نہیں ہو سکا۔ ایسا ہی بدھ مت مذہب کا حال ہے کیونکہ بدھ کے تعلیمات کا سلسلہ سینہ بہ سینہ چلتا رہا۔ یوں اسے ایک کتاب کی شکل دی گئی۔

ii- نظامِ زندگی:

دیگر مذاہب مکمل نظام زندگی نہیں دیتے۔ عیسائیت اور یہودی مذہب روحانی تعلیمات تو دیتے ہیں پر نظام زندگی کے متعلق کوئی واضح ہدایات نہیں ملتی۔ جبکہ ہندو مذہب نظام زندگی پر سبق تو دیتا ہے پر ذات پات میں فرق اسے بیکار کر دیتا ہے۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو مکمل نظام زندگی کا تصور دیتا ہے۔

/ /202 Day:

iii - اسلام ایک مکمل نظامِ زندگی:
قرآن مجید میں ارشاد ہے
ترجمہ: "آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور نعمتیں تمام کر دیں اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کیا۔"
اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دینِ اسلام ہی ہے جو مکمل دین ہے اور مکمل نظامِ زندگی دینے کا اعلان کرتا ہے۔

The second part of the answer is complete missing

ماحصل بحث:
دینِ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو مکمل نظامِ زندگی کا عہد کرتا ہے۔ جیسا کہ اوپر کی بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ دیگر مذاہب مکمل نظامِ زندگی دینے سے گریز کرتے ہیں۔ اگر کسی مذہب نے یہ کیا بھی تو اس کے بعد میں آنے والے پنڈتوں نے اسے ذات پات کی بھینٹ چڑھا دیا۔

D3

You have not understood the qs

Attempt and upload a single qs at a time. Work on the pointed mistakes and then upload the next amswer

/ /202 Day:

سوال

عقیدہ توحید کی تعریف کیجیے۔ اس کے معاشرے اور انفرادی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں، وضاحت کیجیے۔

۱۔ تعارف:

انسانیت پر اسلام کا سب سے بڑا احسان عقیدہ توحید ہے۔ جس طرح پورے اسلام کی جان اس کے عقائد میں ہے، اسی طرح تمام عقائد کی جان عقیدہ توحید میں ہے۔ یہ عقیدہ دوسرے تمام عقائد کا نقطہ کمال ہے جس کے مطابق اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے، وہی ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہی مستحق عبادت ہے، وہی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں بے مثل اور بے مثال ہے۔

2- وجود باری تعالیٰ کے اثبات میں دلیل:

اللہ اس ہستی کا نام ہے جو ساری کائنات کا خالق ہے۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا گیا۔

ترجمہ: اور اگر تم ان سے پوچھو کہ زمین و آسمان

کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کی تسخیر کس نے کر رکھی ہے تو وہ یہی کہیں گے، اللہ نے۔ پھر وہ کہاں اوندھے ہو جاتے ہیں!
اللہ ہی اپنے بندوں کا رزق کشادہ کرتا ہے یا تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان ~~کس نے بنایا~~ سے پانی کس نے برسایا، پھر اس سے زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کس نے کیا تو یہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ (ان سے) کہو شکر اللہ ہی کے لیے ہے، لیکن ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے۔

ان آیات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ ہی ہے جو اس ساری کائنات کا نظام چلا رہا ہے۔

3- اسلام کا تصورِ توحید:

اسلام نے باطل تصورات کا جامع رد کیا اور خالص اور شفاف عقیدہ توحید پیش کیا۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہے۔

قل ہو اللہ احد ہ اللہ الصمد ہ لم یلد ولم یولد ہ ولم یکن لہ کفوا احد ہ

ترجمہ: (اے نبی کریمؐ) فرما دیجیئے کہ اللہ ایک ہے۔ وہ سب سے بے نیاز ہے۔ نہ ہی اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ پیدا کیا گیا۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہم سر ہے۔

اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی ہم سر نہیں اور وہی عبادت کے لائق ہے۔

۶۔ عقیدہ توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات:

اس عقیدے نے انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر بے پناہ اثرات مرتب کیے۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

i۔ آزادی اور حریت:

انسانی زندگی پر اس کا سب سے بڑا اثر یہ ہے کہ یہ عقیدہ انسان کو آزادی اور حریت کا وہ بلند مقام بخشتا ہے جس کا وہ اشرف المخلوقات ہونے کے باعث مستحق ہے۔

___/___/202 Day:______

ii- محبتِ الٰہی:

عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں۔

iii- وسعت نظر:

توحید کا انسانی زندگی پر ایک اہم اثر یہ ہے کہ یہ انسانی وسعت نظر کو اللہ کی سلطنت جتنا وسیع کر دیتا ہے۔:

iv- عزت نفس:

عقیدہ توحید سے انسان کی عزت نفس بڑھ جاتی ہے۔ وہ اللہ کے سوا کسی کے آگے نہیں جھکتا۔ جیسا کہ اقبال نے فرمایا:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

Day:

__/__/202

v۔ عجز و نیاز:

اللہ تعالیٰ پر ایمان سے پیدا ہونے والی خودداری انسان کو مغرور اور متکبر نہیں کرتی بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے شخص میں خودداری اور عجز و انکساری ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔

vi۔ غلط توقعات کا ابطال:

یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ کسی نہ کسی کی عبادت ضرور کرتا ہے۔ اگر وہ کسی کی عبادت نہ کرے تو وہ نفس کی عبادت کرنے لگ جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو معبود بنا لیا۔

vii۔ صبر و توکل:

عقیدہ توحید ہی انسان میں صبر و توکل کی خصوصیت پیدا کرتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان اللہ مع الصبرین

ترجمہ:- بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

5- عقیدہ توحید کے معاشرے اور اجتماعی زندگی پر اثرات:

خلاصہ بحث

___/___/202   Day: ______

سوال

عقیدہ آخرت کی وضاحت کریں۔ اس کے انسانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات کا جائزہ لیں۔

1- تعارف:

انسانی عقل کے مطابق ہر کوئی اپنی کارگزاری کا بدلہ چاہتا ہے اور بدلے والے دن ہی پتہ چلتا ہے کہ کس نے بہتر اور کتنا برا کام کیا۔ اس کے لیے ایک دن مقرر کر دیا گیا ہے جب کائنات کا نظام اپنی پوری عمر گزر چکنے کے بعد اس دن میں داخل ہوگا تو اس کے باسیوں کو اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

2- قرآن مجید سے عقیدہ آخرت پر دلائل:

قرآن مجید میں مرنے کے بعد کی زندگی کے بارے میں کئی مقامات پر ذکر کیا گیا۔

i- مردہ زمین کے زندہ ہونے پر دلیل:

مردہ زمین کو زندہ کرنے پر قرآن مجید میں دلیل موجود ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فاحیہ بہ الارض بعد موتھا

Day: ______

/202

ترجمہ: زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرنے کے بعد۔

اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کس طرح زمین مردہ ہونے کے بعد زندہ ہوتی ہے

ii۔ نیند سے بیداری پر دلیل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اپنے قبضے میں لے لیتا ہے جن پر موت کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک مقرر وقت کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

iii۔ فطرت انسانی سے عقیدہ آخرت پر دلیل:

انسانی فطرت میں ہے کہ وہ ظلم سے نفرت اور عدل سے محبت کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ان دونوں آپس میں برابر نہیں سمجھتا ارشاد فرمایا گیا۔

ترجمہ: کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟

3- انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات:

اگر انسان کے اندر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور حساب دینے کا احساس ہو تو وہ گناہوں سے بچتا ہے۔

i- دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان اپنی زندگی کا مقصد جان لیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

ترجمہ: اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔

اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انسان کا اس دنیا میں واحد مقصد صرف اللہ کی عبادت ہی ہے۔

ii- موت کے خوف کا خاتمہ:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا انسان، بے دین لوگوں کی طرح موت سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔

iii- ذمہ داری کا احساس:

عقیدہ آخرت کا منکر غیر ذمہ دار ہو جاتا ہے کیونکہ ~~اس~~ اسے جواب دہی کا احساس نہیں ہوتا جبکہ اس پر یقین رکھنے والا اپنے جواب کا احساس کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا۔

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے

اس آیت کے مطابق، انسان جو دنیا میں بوئے گا وہی آخرت میں کاٹے گا۔

iv- آخرت کو ترجیح:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان دنیاوی زندگی میں ہر کام اُخروی زندگی کی جزا و سزا کو پیش نظر رکھ کر کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے پاس حاضر ہونا ہے۔

اس آیت سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ آخرت والے دن اللہ کے پاس حاضر ہونا ہے۔ اس لیے وہ کام کرنے چاہیے جن سے اللہ خوش ہوتا ہے

Day: ______

___/___/202

v۔ جذبہ خیر کو فروغ:
عقیدہ آخرت کی وجہ سے
انسان میں نیکی اور بھلائی کا احساس
پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس
میں جذبہ خیر بڑھ چڑھ کر پیدا ہوتا
ہے۔

vi۔ شجاعت کا فروغ:
عقیدہ آخرت انسان کے
دل سے "غیر اللہ" کا خوف نکال دیتا
ہے جس کے نتیجے میں وہ اللہ
کے سوا باقی تمام اشیاء کے خوف
سے آزاد ہو جاتا ہے۔

vii۔ نعمتوں کا صحیح استعمال:
عقیدہ آخرت پر یقین
رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں
کا صحیح استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ
انہیں احساس ہوتا ہے کہ انہیں
اس کا حساب دینا ہے۔

viii۔ حقوق و فرائض میں توازن:
عقیدہ آخرت پر ایمان
سے انسان زندگی کے معاملات میں

Day:

/ / 202

توازن اختیار کر لیتا ہے اور بے اعتدالی اور عدم توازن کا شکار نہیں ہوتا

6۔ خلاصہ بحث

اللہ تعالیٰ جہاں رحمان و رحیم ہے ~~وہیں~~ وہیں پر وہ با اختیار منصف بھی ہے۔ دنیا میں بھی اس کا انصاف ظاہر ہوتا ہے لیکن آخرت میں اس کے انصاف کا کامل ظہور ہوگا۔ آخرت میں کسی کے پاس سوائے حکم الٰہی مان لینے کے اور چارہ نہیں ہوگا۔ یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت بدلے اور جزا کی جگہ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ انسان اس دنیا میں نیک اعمال کرے تاکہ آخرت میں ان کا بہترین اجر حاصل کر سکے۔